اقبال اور ایشیا کی نشاۃ ثانیہ

ملائیشیا میں منعقدہ بین الاقوامی اقبال کانفرنس

رپورٹ - محمد سہیل عمر
تلخیص و ترجمہ
ڈاکٹر وحید عشرت
محمد اصغر نیازی

مشرق بعید کے برادر اسلامی ملک ملائشیا میں 3 جون سے 5 جون 97ء تک ایک تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا موضوع حکیم الامت علامہ محمد اقبال اور ایشیا کی نشاۃ ثانیہ تھا۔ اس سیمینار میں دنیا بھر سے ممتاز اقبال شناسوں نے حصہ لیا اور علامہ اقبال کے اکیسویں صدی میں ایشیا کی نشاۃ ثانیہ کے بارے میں افکار و نظریات پر فکر انگیز خیالات پیش کئے گئے۔

پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا لائحہ عمل

"علامہ محمد اقبال اور ایشیا کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر اس بین الاقوامی سیمینار کا اہتمام ملائشیا کے ممتاز علمی اور تحقیقی ادارے پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کوالالمپور نے کیا تقریب کا آغاز اس انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی ریسرچ کے چیئرمین ڈاکٹر داتو قمرالدین جعفر کے تعارفی خطاب سے ہوا۔ ڈاکٹر جعفر نے اپنے ادارے کا تفصیلی تعارف پیش کیا اپنے ادارے کے آئندہ کے لائحہ عمل اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں بتایا جو وہ ایشیا کی نشاۃ ثانیہ کے موضوع پر آئندہ بھی منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جن میں سید جمال الدین افغانی' رابندر ناتھ ٹیگور اور سن یات سن کے افکار و نظریات پر بین الاقوامی سیمیناروں کا انعقاد شامل ہے۔ انہوں نے ان سیمیناروں کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ ہم ایشیائی شخصیات پر جس مکالمے کا آغاز کر رہے ہیں وہ ہماری تہذیبی اور ثقافتی جڑوں کی تلاش سے عبارت ہے۔ جو ایشیا کی شاندار روایت ہے تاکہ ہماری تاریخ' ثقافت اور مذہبی روایت کی بازیافت ہو سکے۔ انہوں نے کہا "اقبال اور ایشیائی نشاۃ ثانیہ" کی یہ تقریب' عالمی کانفرنس' نمائش جن میں علامہ اقبال کی دستاویزات' تحریریں' استعمال کی اشیاء اور مصوری کے نمونے رکھے گئے اور ثقافتی پروگرام ہماری ان کوششوں کا حصہ ہے جن کا مقصد یہ جاننا ہے کہ عالمی تہذیب کی ترویج و ترقی میں ایشیا کا کس قدر عظیم حصہ ہے۔ انہوں نے علامہ اقبال کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا اقبال ایک عظیم شاعر' ممتاز فلسفی' سماجی مصلح اور سیاسی رہنما تھے جو امام رازی' ابن سینا اور امام غزالی کی فکری روایت میں گندھے ہوئے عبقری تھے۔ اقبال نے نو آبادیاتی نظام کی چولیں ہلا کر رکھ دیں ایشیا' افریقہ اور کئی اور ممالک میں آزادی کی تحریکوں کو فکر اقبال سے غذا فراہم ہوئی اور ان اقوام نے اقبال کے شعر و فلسفہ سے توانائی پا کر یورپی

آقاؤں کے تخت و تاج اچھال دیے۔ بیسویں صدی میں اقبال ایشیا کی بیداری کے پیامبر تھے۔
بیدار ہوتا ہوا ایشیا جب اپنے عظیم فلاسفہ' شاعروں' سماجی مصلحین اور سیاسی رہنماؤں کی تلاش کا سفر شروع کرے گا تو حکیم الامت علامہ محمد اقبال ان کے لیے ایک ایسا مینارۂ نور ثابت ہوں گے جو مسلم اور غیر مسلم دونوں کو اکیسویں صدی میں رہنمائی دیتا ہوا دکھائی دے گا۔ کیونکہ اقبال کی زندگی اور افکار دونوں میں ایشیا کی بیداری کی روح سموئی ہوئی نظر آتی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان کا کلیدی خطاب

آئی آر ڈی (انسٹی ٹیوٹ برائے پالیسی ریسرچ) کے چیئرمین ڈاکٹر داتو قمر الدین کی افتتاحی تقریر کے بعد پاکستان کے وزیر اعظم عزت ماب میاں نواز شریف کا کلیدی خطاب اقبال اکادمی پاکستان کے نائب صدر سینئر جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال نے ان کی طرف سے پیش کیا جو اس تقریب میں شمولیت کے لیے خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔ وزیر اعظم پاکستان کے خطاب کو سیمینار کے شرکا نے نہایت جوش و خروش سے سنا۔ خصوصاً" جب اس خطاب کا آخری حصہ پڑھا گیا تو حاضرین نے اس کو بہت پذیرائی دی۔ وزیر اعظم نے فرمایا:

سب سے بنیادی اور ہر ایک چیز سے بالا تہذیبی اور عقلی مباحث ہیں کیونکہ مشرق ہمیشہ سے عقل و دانش کا سرچشمہ اور گہوارہ رہا ہے۔ روحانیت مشرق کا خصوصی امتیاز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عقلیت اور روحانیت پر اپنی توجہ مرتکز کرتے ہوئے اس نے تہذیبی اور تمدنی مکالمہ کو فروغ دینے میں اپنا خاطر خواہ حصہ ادا کیا ہے۔ اسی باعث محمد اقبال اور ایشیا کی نشاۃ ثانیہ کی کانفرنس کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ اقبال نے اپنے فکر و فلسفہ میں ایشیا کی نشاۃ ثانیہ کے لیے بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے بتایا کہ وزیر اعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اغراض و مقاصد میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور اس کی سرگرمیوں کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس سلسلے میں ہر طرح سے تعاون کے خواہاں ہیں کیونکہ اس طرح کی تہذیبی اور ثقافتی سرگرمیاں ایک نئے ورلڈ آرڈر کی اساس بن سکتی ہیں۔
میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان کی تقریر کے بعد ملائیشیا کے قائم مقام وزیر اعظم داتو ڈاکٹر انور ابراہیم نے جنوب مشرقی ایشیا کے شاندار مستقبل کی نوید سناتے ہوئے کہا کہ اقبال کے افکار کی چمک دمک میں ایک نیا ایشیا ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ ان کے افکار میں ہماری رہنمائی کے لیے بڑی قوت و توانائی موجود ہے۔

اقبال نمائشیں

اپنے خصوصی خطاب کے بعد قائم مقام وزیر اعظم ملائیشیا ڈاکٹر انور ابراہیم نے کانفرنس کی

تینوں نمائشوں کا افتتاح فرمایا جو مندرجہ ذیل تھیں۔

1- آثار اقبال کی نمائش

اس میں علامہ اقبال کی تصاویر' کلام اقبال کی علامہ کے اپنے ساتھ سے لکھی ہوئی بیاضیں' علامہ اقبال کی زیر استعمال اشیاء' اصلی خطوط' اولین طباعتیں۔

2- اسلم کمال کی مصوری اور ڈرائینگ کی نمائش

ممتاز پاکستانی مصور اسلم کمال کی اقبال پر پینٹنگز اور ان کے موقلم سے بنی ہوئی فکر اقبال پر مبنی ڈرائینگ کی نمائش۔

3- اقبال پر لکھی گئی کتب کی نمائش اور فروخت

ملائشیا کے اخبارات اور ٹیلی وژن نے اس کانفرنس اور تصاویر' آثاریات اور نمائش کتب کی نمائشوں کو خصوصی اہمیت دی نمائشوں کے دوران قائم مقام وزیراعظم مختلف موضوعات اور چیزوں کے بارے میں سوالات کرتے رہے خصوصاً" اقبال کی تصاویر کے بارے میں انہوں نے متعدد استفسارات کئے۔

سیمینار کی نشستیں

نمائشوں کے افتتاح کے بعد اقبال کانفرنس کی باقاعدہ نشستیں شروع ہوئیں۔ ان میں تیرہ ممالک کے بیس ممتاز اقبال شناسوں نے شرکت کی۔ اور شاعر مشرق کے حضور زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ ان سیمیناروں میں مقامی لوگوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔

چار روزہ ان سیمیناروں میں فکر اقبال کے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا گیا۔ 2 جون کو کانفرنس کے شرکا اور مقالہ نگاروں کے اعزاز میں ایک خصوصی ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے میزبان قائم مقام وزیراعظم ڈاکٹر انور ابراہیم تھے۔ تین جون کو داتو قمرالدین جعفر چیئرمین پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے اپنے ادارے اور اس کے پروگرام کا تعارف کرایا۔ اور میاں محمد نواز شریف وزیراعظم پاکستان کا کلیدی خطاب ڈاکٹر جاوید اقبال نے پڑھ کر سنایا۔ ڈاکٹر انور ابراہیم نے وزیراعظم پاکستان کا شکریہ ادا کیا اور چائے کے مختصر وقفہ کے بعد سیمینار کا آغاز ہوا۔ سیمینار کو مختلف پینلوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے پینل کا موضوع اقبال شاعر اور فلسفی کا عالمی انداز فکر تھا جس کی صدارت تھائی لینڈ کی پارلیمنٹ کے رکن ڈاکٹر سورین پشوان نے کی اس سیمینار میں اقبال اس کی زندگی اور عالمی تناظر پر شعبہ اردو بیجنگ یونیورسٹی بیجنگ چین کی پروفیسر شان ین نے مقالہ پڑھا اقبال کے مابعد الطبیعات افکار پر کینیڈا کی ڈاکٹر شیلا میڈوگل نے اور اقبال کی صوفیانہ فکر سے مذہب اور سائنس کی مطابقت پر پروفیسر ڈاکٹر عزیزین بہارالدین نے مقالہ پیش کیا۔

دوسرے پینل کی صدارت فلپ جھارا تنم ایڈووکیٹ سنگاپور نے کی۔ اس نشست کا موضوع اقبال کی شاعری تھا۔ بیجنگ یونیورسٹی کے ڈاکٹر لیو شوزونگ نے اقبال کی شاعری پر مقالہ پیش

کیا۔ اقبال اکادمی پاکستان کے ڈائریکٹر محمد سہیل عمر نے اقبال کی شاعری کے فنی محاسن پر مقالہ پڑھا اقبال کی شعری دنیا کے موضوع پر روس کی ممتاز اقبال سکالر پروفیسر نتالیہ پریگارینہ نے مقالہ پیش کیا۔

تیسرے پینل میں جو 4 جون 1997ء کو ہوا' کا موضوع اقبال اور اصلاحات تھا جس کی صدارت فلپائن کے ڈاکٹر رول جے بموفون نے کی۔ ایران کے ڈاکٹر اسماعیل نیا نے اقبال بطور سماجی مصلح ذوجھان آنندی انڈونیشیا نے اقبال اور سماجی انصاف کی تلاش اور امریکہ کی سان ڈیگو یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سید ولی نصر نے اقبال اور اسلامی سیاست کے تصور پر مقالہ پیش کیا۔ ایران کے ممتاز سکالر ڈاکٹر عبدالکریم سروش نے اقبال اور مسلم دنیا میں آزادی کی تحریکیں کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

چوتھے پینل کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر سید حسین العطاس نے کی جس کا موضوع مسلم معاشرہ اور عالمی نظام تھا۔ اقبال اور ورلڈ آرڈر پر ممتاز اقبال شناس پروفیسر حفیظ ملک (امریکہ) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اقبال کی تصوریت کے آج کی مسلم دنیا پر اثرات کے موضوع پر ڈاکٹر جاوید اقبال نے مقالہ پیش کیا۔ جبکہ اقبال اور مسلم دنیا میں اصلاحات کے موضوع پر ملائیشیا یونیورسٹی کوالالمپور کے پروفیسر ڈاکٹر چندرا مظفر نے مقالہ پڑھا بلجیم کے پروفیسر یجئی مچوٹ نے بھی فکر اقبال پر مقالہ پڑھا۔

5 جون کو پانچویں پینل میں جناب سروش عرفانی (پاکستان) نے "اقبال' نقاد' مشرق" پروفیسر باربرہ (امریکہ) نے اقبال کا تجزیہ مغرب پروفیسر ڈاکٹر عثمان بکر نے اقبال اور ایشیا کی نشاۃ ثانیہ کے موضوع پر مقالات پیش کئے۔

چھٹے پینل میں جس کا موضوع ایشیا کی نشاۃ ثانیہ تھا کی صدارت ڈاکٹر چندرا مظفر نے کی۔ اس میں اس موضوع پر مفصل بحث کی گئی۔ یوں یہ نہایت عمدہ کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

کانفرنس کا دوسرا اہم حصہ آثار اقبال کی نمائش تھی جس میں اقبال کی بیاضیں اس کے علاوہ ان کے زیر استعمال اشیاء بھی موجود تھیں لوگوں نے ان اشیاء کو خود اپنے سامنے پاکر بے پناہ خوشی کا اظہار کیا۔ جس سے انہیں اقبال کی زندگی کے متعدد اہم گوشوں سے براہ راست واقفیت حاصل ہوئی۔ یہ کانفرنس اس لحاظ سے بھی اہم تھی کہ اس کے ذریعے اقبال سے جنوب مشرقی ایشیا کے عوام آشنا ہوئے۔ اس کانفرنس کی ایک اہم بات اس کی خوبصورتی تھی ہر شے احسن طریقے سے رکھی گئی تھی جس سے نمائش کے منتظمین کا جمالیاتی ذوق ظاہر ہوتا تھا۔

مجھے 1986ء میں تہران 1991ء میں قرطبہ سپین میں اقبال کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا مگر جس انداز سے ملائیشیا کی یہ کانفرنس ترتیب دی گئی اور عوامی دلچسپی کا مرکز بنی اس سے احساس ہوتا تھا کہ یہ کانفرنس سب پر سبقت لے گئی ہے۔

علامہ اقبال کی ذاتی اشیاء کی نمائش

نمائش کے لیے خاص طور پر ایک بڑے ہال کا انتظام کیا گیا۔ علامہ کی بڑی بڑی تصاویر خاص ترتیب سے روشنیوں سے مزین کی گئی تھیں۔ جس سے علامہ کی زندگی عہد بہ عہد ناظرین کے سامنے نظر آتی تھی۔ ان تصاویر کے ساتھ بائیں طرف علامہ اقبال کی پگڑی اور حقہ' پڑا تھا۔ درمیان میں علامہ کے زیر استعمال کلائی کی گھڑی اور عینک رکھی گئی تھی۔ ہال کے عین درمیان میں دو بڑی میزوں پر ان کی شہکار کتابوں کی بیاضوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ان میں جاوید نامہ' اسرار خودی' رموز بے خودی زیادہ نمایاں تھیں۔ علامہ کے نو خط شیشوں کے شوکیس میں پڑے تھے۔ ان میں سے 5 خط اردو میں اور 4 خط انگریزی میں تھے۔ اس نمائش میں اٹھارہ زبانوں میں کلام اقبال کے تراجم بھی قطار اندر قطار ایک میز پر رکھے گئے تھے۔ ہال میں ایک طرف اقبال اکادمی پاکستان کے دنیا کی پانچ مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے مجلات پڑے تھے جن میں اقبال ریویو (انگریزی) اقبالیات (اردو) اقبالیات (ترکی) اقبالیات (فارسی) اور اقبالیات (عربی) شامل تھے۔ نمائش گاہ میں اقبال پر کیئے گئے کام کے نمونے بھی رکھے گئے تھے۔

اس نمائش گاہ میں جہازی سائز پر ایک وڈیو سکرین نصب کی گئی تھی جس پر اقبال کی زندگی کے بارے میں وڈیو چل رہی تھی اور نمائش کے مختلف مناظر دکھائے جارہے تھے۔ اسی سکرین پر اقبال کے بارے میں مصوری کی تاریخ پر مبنی وڈیو بھی دکھائی جارہی تھی۔

نمائش میں اقبال کے اردو' فارسی کلام سے انتخاب کردہ کیسٹوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا موسیقی کے سریلے راگوں میں یہ کلام پیش کیا گیا جو اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے فراہم کیے گئے تھے۔

اقبال پر مصوری کی نمائش

ہال میں ایک جگہ یہ بورڈ آویزاں تھا "محمد اقبال ایک آرٹسٹ کی نظر میں" اس عنوان کے تحت مصور اقبال اسلم کمال کی چھتیس پینٹنگز اور چودہ ڈرائینگ رکھی گئی تھی جن سے کلام اقبال منعکس ہو رہا تھا۔ ملائیشیا کے قائم مقام وزیر اعظم ڈاکٹر انور ابراہیم نے نمائش گاہ میں ہر تصویر دیکھی اور اہل کانفرنس کی حوصلہ افزائی کی۔ اقبال اکادمی پاکستان اور اسلم کمال نے قائم مقام وزیر اعظم کی خدمت میں اقبال کی ایک خوبصورت آئل پینٹنگ پیش کی۔ اسلم کمال کے فن پاروں کی شرکا نے بہت تعریف کی اور اقبال کی شاعری کے بارے میں ان کی بصیرت افروز ڈرائینگوں کی تعریف کی۔

فکر اقبال۔ موسیقی اور تمثیل کے وسیلے سے

انتظامیہ نے اقبال اکادمی اور لوک ورثہ کے تعاون سے کوالالمپور کی ایک بڑی نمائش گاہ

میں اقبال کے کلام کے حوالے سے عوامی تفریح کا خصوصی اہتمام کر رکھا تھا انہوں نے 4 اور 5 جون کو تمثیل کے ذریعے کلام اقبال کی نمائش کی۔ جو تین حصوں میں تقسیم تھا پہلے حصے میں انہوں نے ملائی اور انگریزی زبان میں ٹیبلو پیش کئے۔ جو اسرار خودی' رموز بے خودی اور جاوید نامہ سے لیے گئے تھے روشنی اور آواز کی بے مثال ہم آہنگی نظر آ رہی تھی۔ ایکشن بھرا مکالمہ ملائی اور انگریزی میں پیش کئے گئے اداکاروں اور صداکاروں نے عمدہ پرفارمنس دی۔ دوسرے اور تیسرے حصے میں پاکستانی غزل اور اقبال کے کلام (اردو اور فارسی) سے تراجم بھی لئے گئے۔ پاکستان سے سلامت علی اور عذرا ریاض نے کلام اقبال گایا۔ ان کے علاوہ ملائیشیا جانے والے دیگر پاکستانی فن کاروں نے بھی اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور خوب داد پائی۔

آخری اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان جناب میاں نواز شریف اور وفاقی وزارت ثقافت کا بھی شکریہ ادا کیا گیا اسی طرح اقبال اکادمی پاکستان' اقبال میوزیم اور اقبال اکادمی پاکستان کے ڈائرکٹر محمد سہیل عمر کے خصوصی تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ جن کے تعاون کے بغیر اس نمائش کا انعقاد ممکن نہ تھا۔

✢ ✢ ✢